

220989- تلبیہ میں اضافہ کرنے کا حکم

سوال

سوال: کیا جو عمرہ میں کہی جانے والے معروف تلبیہ میں اضافہ کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا :
 (لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْجَهَنَّمَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلَكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ [حاضر ہوں یا اللہ امیں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیر کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تعریف اور نعمتیں تیرے لیے ہیں، اور تیری ہی بادشاہی ہے، تیر کوئی شریک نہیں ہے] آپ ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے)
 بخاری: (5915) مسلم: (1184)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلبیہ کے یہ الفاظ منقول ہیں :
 (لَبَّيْكَ اللَّهُ أَنْجَحُكَ) [اے سچے معبود میں حاضر ہوں]
 احمد (2/341) اباؤ رحمہ اللہ نے اسے "سلسلہ صحیح" (2146) میں صحیح کہا ہے۔

کچھ صحابہ کرام سے ان الفاظ میں کچھ اضافہ بھی ثابت ہے۔

چنانچہ نافر کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تلبیہ میں کہا کرتے تھے :
 "لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَأَنْجَزَيْدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ"
 ترجمہ: میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تجوہ سے سعادت مندی حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوں، ہر قسم کی خیر تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں، ثواب کلیئے رغبت صرف تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے لیے ہی ہے۔ مسلم: (1184)

اور مصنف ابن ابی شیبہ (4/283) میں سورہ بن مزہم کہتے ہیں :
 "عمر رضی اللہ عنہ کا تلبیہ اس طرح ہوتا تھا :
 "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْجَهَنَّمَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلَكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ، لَبَّيْكَ مَرْغُوبًا أَوْ مَرْءُوبًا، لَبَّيْكَ ذَا الْقَنَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ"

ترجمہ: "حاضر ہوں یا اللہ امیں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیر کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تعریف اور نعمتیں تیرے لیے ہی ہیں، اور تیری ہی بادشاہی ہے، تیر کوئی شریک نہیں ہے، تیری رحمت سے پرمایہ ہو کر اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے حاضر ہوں، میں حاضر ہوں نہیں، اور فضل و احسان کرنے والے"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبیہ کے الفاظ میں اضافے پر نہیں ٹوکا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ جائز ہیں۔

چنانچہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ توجید پر مشتمل تلبیہ "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْجَهَنَّمَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمَلَكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ" [حاضر ہوں یا اللہ امیں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیر کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تعریف اور نعمتیں تیرے لیے ہی ہیں، اور تیری ہی بادشاہی ہے، تیر کوئی شریک نہیں]

نہیں ہے [کما، اور لوگوں نے بھی اپنے اپنے الفاظ میں تلبیہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے الفاظ کو مسترد نہیں فرمایا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انہی الفاظ میں تلبیہ کرتے رہے]"
مسلم : (1218)

چنانچہ حدیث کے ان جمومی الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تلبیہ کا اہتمام کرنا افضل ہے، اور اگر کوئی شخص صحابہ کرام سے منقول الفاظ یا کسی اور کے [شرعی طور پر جائز] الفاظ کو تلبیہ میں شامل کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ تلبیہ کے الفاظ ذکر کرنے کے بعد کہا ہے : "احرام باندھنے والے شخص کا تلبیہ انہی الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے، ان میں کسی زیادتی نہ کرے، تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہ کے نقل کردہ الفاظ [یعنی : (لَبِيْكَ إِلَهَ الْحُجَّةِ)] کو شامل کرنے کی بجائش ہے؛ کیونکہ ان الفاظ کا مطلب بھی تلبیہ والا ہی ہے، کیونکہ اس میں بھی تلبیہ اور حاضر ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں، تو ان الفاظ کو کہہ کر اسی بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اس نے سچے معبود کی دعوت پر بلیک کہتے ہوئے حاضری دی ہے۔

تاہم تلبیہ کے متعلق کسی پہنچتی نہیں کرنی چاہیے، جیسے کہ ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام نے تعظیم الہی پر مشتمل الفاظ تلبیہ کے طور پر کئے ہیں، اور ساتھ میں دعا یہ الفاظ بھی شامل کیے ہیں، لیکن میرے نزدیک پسندیدہ عمل یہی ہے کہ جو الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منقول ہیں انہی پر اکتفا کیا جائے اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ الفاظ کے علاوہ کوئی اضافہ نہ کرے، اور جب تلبیہ بند کر دے تو پھر اللہ کی عظمت بیان کرے اور دعائیں مانگئے "انتی مختصرأ" "الام" (170-2/169)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے سنت میں : "سئلہ : جابر رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ تلبیہ کے الفاظ میں ہم اضافہ کر سکتے ہیں ؟" اس کے جواب میں ہم کہیں گے : ہاں کر سکتے ہیں، لیکن امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تلبیہ میں فرمایا تھا : (لَبِيْكَ إِلَهَ الْحُجَّةِ) [اے سچے معبود میں حاضر ہوں] یہاں "إِلَهَ الْحُجَّةِ" موصفت کو صفت کی طرف مضاف کیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ : حاضر ہوں، تو ہی معبود برعین ہے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے تلبیہ میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کرتے تھے : "لَبِيْكَ لَبِيْكَ وَسَعْيَكَ لَبِيْكَ، لَبِيْكَ وَالْأَنْجَابُ لَبِيْكَ وَالْمُنْفَلُ"

اس لئے اگر کوئی انسان اس طرح کے الفاظ کا تلبیہ میں اضافہ کر لے تو ہمیں امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، لیکن بہتر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ الفاظ کا التزام کیا جائے "انتی الشرح الامتنع" (7/111)

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کے سنت میں : "تلبیہ کے مسنون الفاظ میں اضافہ کرنا جائز ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے مختلف الفاظ سن کرتے تھے اور آپ ان میں سے کسی کو ٹوکنے نہیں تھے، صحابہ کرام کی طرف سے اضافہ شدہ الفاظ میں سے کچھ یہ ہیں : (لَبِيْكَ لَبِيْكَ وَسَعْيَكَ، وَالْأَنْجَابُ لَبِيْكَ، وَالشَّرَّ لَبِيْكَ، وَالْأَغْنَوْنَ فِيمَا لَدَيْكَ)"

اسی طرح : "لَيْكَ وَلَرَغْبَاءِ لَيْكَ وَالْعَمَلُ"

ایسے ہی "لَيْكَ إِنْ لَيْقَشْ عَيْشُ الْأَسْحَرَةِ"

یا پھر : "لَيْكَ حَتَّاَ تَعْبُدَا وَرِفَّا"

اس طرح کے تمام الفاظ جائز ہیں؛ کیونکہ ان الفاظ میں انسان نیک اعمال کا اللہ تعالیٰ سے وعدہ اور عمد کرتا ہے، اور انہی پرمذن رہنے کا عدم ظاہر کرتا ہے، اسی طرح ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی شایان حمد و شناجھی ہے، کیونکہ خیر وہ دیتا ہے، اسی سے خیر حاصل ہوتی ہے، وہ عطا کرنے والا ہے، اس کے ہاتھ نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص اس طرح کا تلبیہ کرتا ہے تو ان شاء اللہ اس کی عبادت قبول ہوگی، اور اللہ تعالیٰ اسے بقیہ زندگی میں بھی محفوظ رکھے گا۔

شرح : "عمدة الأحكام"

واللہ اعلم.